بسلسلہ ماسبق قسط (۶)

# اصل الاصول

علامہ ابن تیمیہ کے رسالہ "معارج الوصول" کا ترجمہ

(از عبدالحلیم ناظم صدیقی "مولوی فاضل" مدیر محدث و مدرس رحمانیہ)

---

دوسری قسم کے وہ تمام دین باطلہ ہیں جنھیں شیطان نے اپنے دوستوں کی زبانوں پر جاری کر دیا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۔ یا ان کے شریک ہیں جنھوں نے ان کیلئے کوئی دین مقرر کر دیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔

اور فرمایا

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۔ بلاشبہ شیطان وحی بھیجتے ہیں اپنے دوستوں کیطرف کہ تم سے وہ لوگ جھگڑا کریں اور اگر تم انکی پیروی کروگے تو مشرک ہو جاؤگے۔

اور فرمایا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ (پ) اور اسی طرح ہر نبی کیلئے ہم نے دشمن بنا دئے ہیں جو انسانوں اور جنوں کے شیطان ہیں۔ انکے بعض بعض کیطرف وحی بھیجتے ہیں۔ دہوکہ کی نہایت عمدہ باتیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ اسے نہیں کرتے پس چھوڑ دے ان کو اور اس چیز کو جو یہ لوگ افترا کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اگر کوئی صحابی اپنی رائے سے کچھ کہتے تو یہ بھی کہہ دیتے "اگر یہ رائے درست ہے تو اللہ کی جانب سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے ہے اللہ اور اس کا رسول اس سے قطعی بری ہے" جیسا کہ یہ الفاظ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمائے تھے۔ اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس قسم کی روایت مروی ہے۔

الغرض یہاں تین قسمیں پیدا ہوتی ہیں۔ یا تو کسی صحابی کا وہ قول رسول اللہؐ کے قول کے موافق ہوگا یا موافق نہ ہوگا عدم موافقت کی صورت میں یا تو وہ قول رسول کے غیر کی شریعت کے موافق ہوگا۔ یا اسؐ کے موافق بھی نہ ہوگا۔ یہ تیسری قسم کا دین جس میں مشرکین و مجوس کے ادیان ہیں مبدل کہا جاتا ہے[علہ]۔ اور جو شریعت رسول کی شریعت کے موافق

---

علہ جو رسول اللہ صلعم کے موافق ہوگا وہی شریعت اسلام ہے اسکے خلاف دو صورتیں ہیں ایک مبدل دوسری منسوخ۔ مبدل سے مراد وہ دین ہیں جو کبھی رسول کی شریعت کے موافق نہیں بلکہ خود ساختہ ہیں جیسے مشرکوں اور مجوسیوں کے دین۔ منسوخ وہ ہے جو رسول اللہ کے قبل گذشتہ نبیوں کی شریعت تھی جسکو رسول اللہ نے منسوخ کر دیا اب اس کو تمام و کمال ماننا بھی گمراہی ہے ۱۲ مترجم

نہیں ہے۔ اسکے غیر کے موافق ہے۔ تو وہ منسوخ ہے جیسے یوم سبت، ہر ناخن والے جانوروں کی حرمت، سینہ کی چربی، اور گردے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یوم سبت ہی عید تھا اور یہ تمام پاک و حلال چیزیں حرام تھیں۔ پھر یہ منسوخ ہوگئی بلکہ عیسیٰ علیہ السلام ہی نے اسکو منسوخ کر دیا۔ خدا نے فرمایا۔

وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ　اور البتہ تمہارے لیے بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں حلال کر دیگئیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر بعض وہ چیزیں جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں حرام تھیں حلال کرتے ہوئے منسوخ کر دیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد ہوا۔

الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ　جسکو وہ لوگ اپنے پاس توراۃ و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔
وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ　یہ نبی ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ　اور ان کیلئے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے
عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ　اور ان سے ان کا بوجھ اور وہ بیڑیاں جو ان پر ہیں گرا دیتا ہے۔
وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا　پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اسکی تائید کی اور اس کی مدد
بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي　کی اور اس نور (قرآن) کی اتباع کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا۔
أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ　وہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں۔

ہر طرح کا شرک قسم مبدل سے ہے کیونکہ نہ تو وہ کسی ایک نبی کی شریعت کے موافق ہے نہ اسکے غیر کی شریعت کے اللہ تعالیٰ نے شرک کو کبھی کسی کی شریعت نہیں بنایا۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا　اور پوچھلے اس سے جو تیرے قبل ہم نے اپنے رسولوں میں سے بھیجے
أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝　کیا ہم نے خدا کے سوا ایسے معبود بنائے جنھیں وہ پوجیں؟

اور فرمایا

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي　ہم نے تیرے قبل کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اسکے طرف بھی وحی کردی
إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ　کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے مجھی کو پوجو۔

اسی طرح وہ چیزیں جنھیں جاہلیت والے حرام کئے ہوئے تھے جنکو قرآن مجید میں خدا نے بھی ذکر کیا ہے۔ جیسے سائبہ، وصیلہ اور حام وغیرہ یہ سب دین مبدل ہی سے متعلق ہیں۔ اسی لئے جب اللہ تعالیٰ نے اسکو سورۂ انعام میں ان کے متعلق ذکر کیا۔ تو یہ بیان کر دیا کہ جس نے ان کو حرام کیا اس نے اللہ پر تہمت لگائی۔ خدا تعالیٰ نے جن چیزوں کو چوپایہ وغیرہ کی قسم سے حرام کیا انھیں محمد صلعم اور موسیٰ علیہ السلام کی زبانوں پر صاف ذکر کر دیا۔ فرمایا۔

قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ　اے پیغمبر کہدے اس چیز میں جو میری طرف وحی کیگئی ہے میں نہیں پاتا
طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا　حرام کسی کھانیوالے پر جو کھائے اسکو مگر یہ کہ وہ چیز مردہ ہو یا بہتا ہوا
مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا　خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے۔ یا وہ بری چیز جو

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

غیراللہ کے نام پر چھوڑ دی گئی ہو۔ پس جو شخص بیقرار ہو حال یہ ہے کہ نہ تو چاہنے والا ہو نہ زیادہ کھانیوالا تو (ایسے لوگوں کیلئے) تیرا پروردگار بخشنے والا رحیم ہے۔ اور یہودیوں پر ہمنے حرام کردیا ہر ناخن والے کو اور گائے اور بکری کی چربیوں کو ہم نے ان پر حرام کردیا۔ مگر جنکو اٹھایا ہو انکی پیٹھ یا انتڑیاں۔ یا جو ہڈیوں کے ساتھ ملجائے یہ ان کا بدلہ ہے جو ہمنے انکی سرکشی کے مطابق دیا اور بلاشبہ ہم ضرور سچے ہیں۔

اسی طرح اس کے بعد فرمایا:-

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ: جو لوگ یہودی ہوئے ہمنے ان پر وہ چیزیں حرام کردیں جو تجھ پر پہلے بیان کیں

تو اس سے ظاہر ہوگیا کہ جن چیزوں کو مشرکوں نے حرام بنا لیا تھا وہ دراصل موسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانوں پر خدا نے حرام نہیں کیا تھا۔ یہ دونوں پیغمبر خدا کی طرف سے ایسی کتاب لائے تھے جس میں حلال وحرام کا خدائی بیان تھا۔ جیسا کہ فرمایا۔

قُلْ فَأْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ

کہدے اللہ کی جانب سے کوئی کتاب لاؤ جو اپنے ماننے والے کو ان دونوں سے زیادہ ہدایت کرے۔

اور فرمایا۔

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً

اور اسکے قبل موسیٰ کی کتاب امام ورحمت بنکر آئی۔

اور فرمایا

قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

اے پیغمبر کہدے موسیٰ علیہ السلام جو کتاب لائے اسکو کس نے اتارا؟

الی قولہ

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ وہ کتاب ہے جسے ہمنے اتارا۔ یہ برکت والی اور تصدیق کرنیوالی ہے اسکو جو اسکے سامنے ہے۔

جسوقت جنات نے قرآن مجید سنا تو کہا۔

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

ہمنے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی۔ یہ اس کتاب کو تصدیق کرنیوالی ہے جو اسکے سامنے ہے حق کیطرف اور سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتی ہے۔

ورقہ بن نوفل نے کہا تھا کہ یہ قرآنی آیت اور جو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے ایک ہی طاق سے نکلے ہوئے دو چراغ ہیں۔ اسی طرح نجاشی نے کہا: قرآن اور توراۃ دونوں کتابیں اللہ کے پاس سے آئیں۔ ان دونوں سے بڑھکر زیادہ ہدایت کرنیوالی کوئی کتاب خدا کے یہاں سے نہیں آئی۔ دونوں میں ہر ایک مستقل اصل ہے۔ اور جو ان دونوں میں ہے وہ

ایک ہی دین ہے۔ اور دونوں کی دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات کے ثبوت اور خدا کے ساتھ بغیر کسی کو شریک کئے ہوئے صرف اسی کی عبادت کے حکم پر مشتمل ہیں۔ یہی علمی اور قولی توحید ہے جیسا کہ قل یا ایہا الکافرون الخ اور قل ہو اللہ الخ ہر دو سورہ میں ہے۔ رہی زبور تو داؤد علیہ السلام تورات کی شریعت کے علاوہ کوئی دوسری شریعت نہیں لائے کیونکہ زبور میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ثنا و تعریف اور اس کے دین۔ فرمانبرداری اور بندگی کے اوامر و نواہی پر مشتمل ہے باقی رہے مسیح علیہ السلام تو انھوں نے فرمایا۔

وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۔ میں تمہارے لئے بعض وہ چیز جو تم پر حرام کردی گئی تھی حلال کرتا ہوں۔

چنانچہ انھوں نے بعض محرمات کو اپنے متبعین کیلئے حلال کردیئے۔ لیکن اکثر امور میں وہ شریعت توراۃ ہی کے تبع رہے۔ اسی لئے جن لوگوں نے مسیح کی پیروی کی ان کیلئے توراۃ پڑھنے اور اس پر عمل کئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ اسلئے کہ انجیل توراۃ کے تابع تھی۔

لیکن قرآن مجید مستقل بنفسہٖ ہے۔ اسکے ماننے والوں کو دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ خود ان کتابوں کی تمام خوبیوں کو جامع ہے اور اس میں ان کے علاوہ بہت سی زیادہ باتیں ہیں جو ان کتابوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اسی لئے یہ کتاب اپنی اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس پر ایک شاہد ہے۔ جو کچھ ان کتابوں میں حق باتیں ہیں انھیں یہ ثابت کرتی ہے اور جو کچھ ان سے تحریف کردیگئی ہیں انکو باطل کرتی ہے اور جو کچھ اللہ نے منسوخ کردیا ہے اسکو منسوخ کرتی ہے۔ پس دین حق کو ثابت کرتی ہے جس پر تمام کتابوں کا اتفاق ہے۔ دین مبدل[۵] کو باطل کرتی ہے جو ان کتابوں میں سے کسی کتاب میں نہیں۔ اور اس کتاب (قرآن) میں جو آیتیں اور حکم منسوخ ہیں وہ بہت کم ہیں۔ لیکن محکم یعنی مقرر و ثابت شدہ بہت زیادہ ہیں۔

تمام انبیاء کا دین ایک ہی ہے اور ان میں سے کسی ایک کی تصدیق کیلئے تمام کی تصدیق لازمی ہے۔ ان میں سے کسی ایک کی فرمانبرداری کیلئے تمام کی فرماں برداری ضروری ہے۔ اسی طرح تکذیب و نافرمانی بھی اگر ایک کی ہوئی تو تمام کی تکذیب و نافرمانی لازم آئیگی۔ ایک نبی دوسرے نبی کی تکذیب ہرگز نہیں کرسکتا۔ بلکہ جہاں اس نے کسی نبی کو پہچانا اس کی یقیناً تصدیق کریگا۔ اور اگر نہیں پہچانا تو مطلقاً اس چیز کی تصدیق کرے گا جو اللہ نے اتارا اور بھیجا۔ ایک نبی اس شخص کی فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے جسکی فرمانبرداری کا اللہ نے حکم دیا ہو۔ اسی لئے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تو دراصل اس نے تمام انبیاء کی تصدیق کی۔ اور جس نے ان کی اطاعت کی اس نے تمام نبیوں کی اطاعت کی۔ اور جس نے ان کو جھٹلایا اور انکی نافرمانی کی تو درحقیقت اس نے ہر نبی کو جھٹلایا اور انکی نافرمانی کی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسی بیں کوئی درمیانی راستہ اختیار کریں وہی لوگ حقیقت میں کافر ہیں۔

(باقی آئندہ)

[۵] اس دین سے مصنف علامہ کی مراد کفار و مشرکین و مجوس کا دین ہے جسکی کوئی خدائی اصل نہیں جو خود ساختہ ہوتا ہے ۱۲ مترجم